رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ (کامل)

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۷ | یکم جولائی سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | مطابق ۲ شوال ۱۳۳۷ھ | نمبر ۱

مدینۃ المسیح

دار الامان میں صدقۃ الفطر عام طور پر نصف صاع غلہ یا ۳ فی کس کے حساب دیا گیا۔ اور بعض احباب نے پورا صاع بھی دیا۔ جس کی مجموعی رقم اڑھائی سو کے قریب وصول ہوئی۔ اور عید سے قبل مستحقین میں اس رقم کا معقول حصہ بذریعہ ایک سب کمیٹی تقسیم کیا گیا۔

عید ۳۰ جون کو ہوئی اور نماز عید ۲ بجے باغ میں پڑھی گئی۔ خطبہ عید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ عید کی تقریب پر مختلف مقامات سے کئی ایک احباب تشریف لائے۔

اخبار احمدیہ

کوٹ قیصرانی میں تبلیغ

سردار شمشیر بہادر خان صاحب کوٹ قیصرانی سے لکھتے ہیں کہ یہاں حافظ جمال احمد صاحب تشریف لائے۔ اور دو تین دن تک نہایت اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہے۔ لوگ بکثرت جمع ہو جاتے تھے۔ علاوہ وعظ کے لوگ مکان پر بھی تحقیق کے لئے آتے رہے۔ ہر روز ہماری طرف سے اعلان کر دیا جاتا تھا کہ اگر کوئی مخالف مولوی صاحب میں تو آئیں اور تبادلہ خیالات کر لیں لیکن جب تک حافظ صاحب رہے۔ کوئی شخص مقابلہ میں نہ آیا مگر جب حافظ صاحب دوسرے دیہات میں تبلیغ کے لئے چلے گئے۔ تو ایک مولوی صاحب نے جو پہلے بھی کئی دفعہ شکست کھا چکے تھے۔ حافظ صاحب کے بعد شور مچایا لیکن جب انکی دعوت قبول کی گئی۔ تو پھر بحث سے گریز کر گئے۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی آنکھوں کو کھولے۔ اور حق کے قبول کرنے کی توفیق دے۔

ملک روم میں تبلیغ

برادرم محمد عبد اللہ خان صاحب احمدی "آوارہ" علاقہ روم سے لکھتے ہیں۔ اسجگہ اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ ایک شخص بدر الدین عربی جو شریف اور نیک طبیعت انسان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے متعلق بہت سی باتیں دریافت کیں۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک ہندی نے بتایا ہے۔ کہ "مرزا غلام احمد قادیانی" حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کے منکر ہیں۔ میںنے کہا کہ ترک تو تمہیں یہ بھی کہیں گے کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے منکر بلکہ خود خدائی کے مدعی تھے۔ لیکن یہ سب جھوٹ اور غلط ہے۔ اس نے کہا میںنے حضرت مرزا صاحب کی کتاب الاستفتاء

اور لجۃ النور پڑھی ہے۔ جس سے مجھے ان سے بہت حسن ظنی پیدا ہوگئی ہے۔

حضرت اقدس کی کتب الاستفتاء اور لجۃ النور (جو کہ عربی میں ہیں) لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیجاتی ہیں۔ اور ایک کے بعد دوسرا پڑھتا ہے۔ زبانی گفتگو بھی ہوتی ہے بعض تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کے قائل پائے جاتے ہیں۔ اور بعض نہیں۔ وفات مسیح کو نسبتاً جلدی تسلیم کر لیتے ہیں۔

بصرہ بغداد برادر فیض الحق صاحب احمدی کلرک بصرہ سے لکھتے ہیں کہ وہ معہ چند احمدیوں کے ایک مسجد میں نماز اور جمعہ علیحدہ پڑھا کرتے تھے کچھ عرصہ تو غیر احمدی خاموش رہے۔ لیکن آخر نہ رہ سکے۔ اور احمدیوں کو نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔ ہمارے احمدیوں نے اس خیال سے کہ کوئی جھگڑا فساد پیدا نہ ہو۔ وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔ جن کی حالت یہاں تک پہونچ گئی ہے۔ کہ مسجدوں میں خدا کا ذکر کرنے والوں کو روکتے ہیں۔

ایران برادر ڈاکٹر علی احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن بوشہر ایران سے لکھتے ہیں کہ یہاں کے شیعہ حضرت علی کو پیغمبر مانتے۔ اور خلفائے ثلاثہ کو سخت برا خیال کرتے ہیں۔ مذہب سے محض ناواقف ہیں۔ مسجدوں میں حقہ نوشی بکثرت کرتے ہیں۔ اثنائے نماز میں ایک دوسرے سے باتیں کر لیتے ہیں۔ یہاں تبلیغی رسائل تقسیم کئے گئے۔ اور چند تعلیم یافتہ نوجوانوں سے گفتگو ہوئی۔

درخواست دعا برادر صوبے خان صاحب کچھ مدت سے بیمار ہیں۔ برادر حاجی امام بخش صاحب احمدی شاہجہانپوری بیمار ہیں۔ برادر شیخ نبی بخش صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ نانک کی اہلیہ بیمار ہے احباب سب کے لئے دعائے خیر کریں۔

جناب قاضی عبد اللہ صاحب کو کُلی صحت

جناب مفتی محمد صادق صاحب کا برقی پیغام بنام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جو ۲۳ جون کو لنڈن سے روانہ ہوا ہے۔ مظہر ہے۔ کہ اب جناب قاضی عبد اللہ صاحب بالکل اچھے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نماز جنازہ منشی سراج الحق صاحب پٹیالوی کے جد اور میاں جی محمد اسمٰعیل صاحب محمود پوری کی اہلیہ اور برادر اللہ دین صاحب ساکن موضع ٹھیکریاں کی دوسری لڑکی۔ شیخ عبد الخالق صاحب مظفر نگری کی ہمشیرہ فوت ہوگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

افسوسناک قتل یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ خان بہادر سردار محمد یار خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۱۹ء متصل مغل کوٹ علاقہ ژوب از دست وزیران قتل ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت اچھے احمدی تھے اور اصل وطن آپ کا موضع کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان تھا۔ سرکار عالی کے بڑے وفادار خیر خواہ اور خدمتگذار عہدیدار تھے۔ انہوں نے بہت خدمات جلیلہ کیں۔ جنکے صلہ میں خطاب خان بہادر کا عطا ہوا تھا۔ اپنے فرائض کی ادائگی کے دوران میں وزیران شورہ پشت کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔ انکے واسطے نماز جنازہ غائب ضرور بالضرور پڑھی جاوے ان کی لاش بھی دستیاب نہیں ہوسکی۔ والسلام

خاکسار (چودہری) عبد الرحمٰن (خان) کلارک
از ڈیرہ اسمٰعیلخان

ہمیں خان بہادر صاحب کے قتل سے سخت افسوس اور رنج ہوا۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے (ایڈیٹر)

مومن اور کافر کی تکالیف میں فرق

جناب ایڈیٹر صاحب الفضل زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے حضرت خلیفہ برحق جناب فضل عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ اسوقت یہ مشاہدہ میں آرہا ہے کہ وہ لوگ کہ جنھوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی روزے نہیں رکھے۔ آرام میں ہیں۔ تکلیف کا نام نہیں جانتے۔ اور وہ لوگ کہ جو بروقت نماز پڑھنے کے شائق اور نماز کے پابند ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ خدا کو تمام صفات کے ساتھ خدا مانتے ہیں۔ تکلیف میں ہیں۔ میرے اس خط کا جو جواب حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے دیا گیا چونکہ اس سے مجھے بہت مزا آیا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ دیگر بھائی بھی میرے اس مزے میں شریک ہوں۔ اور روحانی فائدہ اٹھائیں۔ اسلئے برائے اندراج بھیجتا ہوں۔ ناظرین سے عرض ہے۔ کہ اسکے پڑھنے کے بعد میرے لئے خاص دعائیں فرمائیں تاکہ میری کمزوریاں دور ہوں۔

راقم۔ محمد عثمان احمدی لکھنوی رحمت منزل۔ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا محبت نامہ حضور نے پڑھا۔ فرماتے ہیں کہ "یہ کہنا کہ خدا پرست تکلیف میں رہتے ہیں۔ غلط ہے۔ ہاں یہ کہئے کہ خدا پرست بھی تکلیف میں رہتے ہیں۔ آرام کی تعریف کرنا آپکے لئے مشکل ہوگی۔ آرام قلب کا ہوتا ہے خدا پرست کا قلب کبھی غیر مطمئن نہیں ہوتا۔ نفس مطمئنہ اسی کا نام ہے۔ ہاں مومنوں کی آزمائش اور ان کی ترقی مدارج کے لئے ان کو ظاہری تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ مگر ان کا دل کبھی بے آرام نہیں ہوتا جس کو یہ یقین ہو کہ خدا ہے۔ اور میری اس سے صلح ہے۔ وہ کبھی بھی غیر مطمئن نہیں ہوسکتا۔"

والسلام۔ ۱۶ جون ۱۹۱۹ء

رحیم بخش (ایم۔ اے۔) افسر صیغہ ڈاک حضرت خلیفہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - یکم جولائی ۱۹۱۹ء

حدیث اور الہام مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ پر مولوی محمد علی کا ناپاک افترا

ایک حوالہ کا مطالبہ

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے تازہ رسالہ "شناخت مامورین" کے صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ:۔

"خود حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں۔ تو اسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"

جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک اپنے بھی الہام۔ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ کے مخالف ہوتے تھے۔ جنکو حضرت مسیح موعودؑ کھنگار کی طرح پھینک دیتے تھے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کا کوئی الہام بھی ایسا نہیں جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مخالف ہو۔ اور جسے کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ کے مخالف پاکر حضرت مسیح موعود نے رد کیا ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود اپنے جملہ الہامات کو قطعی اور یقینی طور پر خدا تعالےٰ کا کلام جانتے تھے۔ اور فرماتے تھے جیسے مسیح پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر ہوا۔ جیسے دوسرے نبیوں سے خدا نے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اس نے مجھے بھی ایسا ہی شرف بخشا۔ پس یہ مولوی محمد علی کا ایک افترا ہے۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود پر باندھا ہے کہ حضور نے کہیں ایسا لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ کے مخالف پاکر پھینک دیتا ہوں۔

ہم بڑے زور اور اصرار کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس حوالہ کا پتہ بتلائیں۔ جہاں بقول ان کے حضرت مسیح موعود نے بطور امر واقعہ کے یہ لکھا ہو۔ کہ میں اپنے الہامات کو قرآن اور حدیث کے مخالف پاکر پھینک دیا کرتا ہوں۔ اگر مولوی محمد علی صاحب اپنے مذکورہ بالا الفاظ کے لکھنے میں سچے ہیں۔ اور دیانت و امانت کا کچھ بھی مادہ رکھتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کے اس حوالہ سے آگاہ کریں اور جس طرح پہلے کئی بار اپنی مطلب براری اور دھوکہ دہی کے لئے غلط حوالے دینے پر جب ان سے ہماری طرف سے مطالبہ ہوتا رہا ہے۔ تو چپ سادھ کر بیٹھ جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی نہ بیٹھ رہیں۔ چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ جلدی اس حوالہ سے آگاہ ہوں۔ اس لئے ناظرین اخبار کو بھی تاکید کرتے ہیں۔ کہ ان میں سے جو بذات خود مولوی محمد علی صاحب سے مل سکیں۔ وہ ان کو خود ملکر یہ حوالہ پوچھیں۔ اور جو کسی غیر مبایع سے مل سکیں۔ وہ اسے کہیں کہ مولوی محمد علی صاحب سے یہ حوالہ دریافت کر کے بتائے۔

لیکن ہم بڑے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ہرگز ہرگز حضرت مسیح موعود کا کوئی ایسا حوالہ نہیں بتا سکتے۔ اور یہ محض ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منجملہ اور افتراؤں کے ایک افترا ہے۔ جس سے ان کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر مبایعین میں "یہ گندہ عقیدہ حضرت مسیح موعود کے الہامات کی نسبت قائم کریں کہ آپ کے بہت سے الہامات کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ کے مخالف ہوتے تھے۔ جو رد کرنے کے قابل ہیں۔ اس سے پہلے سید محمد احسن امروہی نے بھی اپنے رسالہ "حدیث اور الہام مسیح موعود" میں اسی رنگ کا گندہ عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کے متعلق شائع کیا تھا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اب اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ اس بات کا اعلان کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہوتے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعودؑ رد کر دیا کرتے تھے اور اس بات کو معمولی طور پر بیان نہیں کیا۔ بلکہ یہ بھی لکھدیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود ایسا ہی لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲ میں صاف طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"وقد کشف علیّ أنہ صحیح خالص یوافق الشریعۃ لا ریب فیہ ولا لبس ولا شک ولا شبھۃ"

یعنے مجھ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کھولا گیا ہے کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے شریعت کے موافق ہے۔ میرے کسی الہام میں دکوئی شک ہے اور نہ کچھ ملاوٹ ہے اور دکوئی شبہ ہے"

جس سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا کوئی الہام بھی شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے جملہ الہامات قطعی اور یقینی ہیں اور شریعت کے مطابق و موافق ہیں۔ جنمیں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش بھی نہیں ہے۔ اسکے خلاف مولوی محمد علی صاحب کا یہ لکھنا کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات قرآن و حدیث کے خلاف بھی ہوتے تھے اور حضور علیہ السلام ایسے الہامات کو کھانسی کے مادہ کی طرح پھینک دیا کرتے تھے۔ ایک نہایت ہی خطرناک بہتان ہے۔ جسکے لئے وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق ایک ایسا جھوٹ بولا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت انکے پاس نہیں ہے۔ بلکہ سراسر افترا ہے۔ کسقدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود تو اپنی وحی کے متعلق فرمائیں کہ:۔

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو

سُنکر اپنے یقین کو چھوڑ دیں۔ جس کی حق الیقین پر بنا ہے" اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹

اور جہاں تک لکھیں کہ:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

لیکن مولوی محمد علی صاحب آپ پر یہ افترا کریں۔ کہ آپ کو ایسے بھی الہام ہوتے تھے۔ جنہیں قرآن اور حدیث کے خلاف پاکر آپ کھنگار کی طرح پھینک دیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی نظر میں حضرت مسیح موعود کی نہایت واضح اور کھلی تحریروں کی کس قدر وقعت ہے۔ اور وہ اپنے نفسانی خیالات کے مقابلہ میں کہاں تک ان کی عزت و توقیر کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بعض نادانوں نے کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ ۶۹ کی عبارت سے جو یہ ہے:۔

"ان القرآن مقدم علی کل شیءٍ و وحی الحکم مقدم علی احادیث ظنیۃ بشرط ان تطابق القرآن وحیہ مطابقۃ تامۃ و بشرط ان تکون الاحادیث غیر مطابقۃ للقرآن ولو جد فی قصصہا مخالفۃ لقصص صحف مطہرۃ"

استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اس عبارت میں اپنے الہامات کا قرآن اور احادیث نبویہ کے خلاف ہونا ممکن مانا ہے۔ کیونکہ اس جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن ہر چیز پر مقدم ہے۔ اور مسیح موعود کی وحی اس شرط سے ظنی حدیثوں پر مقدم ہے کہ وہ قرآن شریف کی وحی سے پوری پوری مطابقت رکھے۔ اور وہ احادیث قرآن کے مطابق نہ ہوں۔ اور احادیث کے قصص قرآن شریف کے قصص کے مخالف ہوں۔ گویا شرط لگانا اس امکان کو ظاہر کرتا ہے کہ کوئی الہام مسیح موعود کا قرآن شریف کے مخالف ہو سکتا ہے۔ اور اس ظنی حدیث کے بھی مخالف ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم کے مطابق ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ دوسری جگہ حضرت مسیح موعود نے خود کھول کر تحریر فرمایا ہے۔ کہ یہ ممکن نہیں ہے بلکہ محال ہے کہ کوئی الہام مسیح موعود کا قرآن شریف اور شریعت کے مخالف ہو۔ جس میں وہ احادیث ظنیہ بھی داخل ہیں جو قرآن شریعت کے مخالف نہیں ہیں۔ چنانچہ آئینہ کمالات صفحہ ۱۸۳ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"کل ما فہمت من عویصات القرآن او الہمت من اللہ الرحمٰن فقبلتہ علی شریطۃ الصحۃ والصواب والسمت۔ وقد کشف علیّ انہ صحیح خالص یوافق الشریعۃ لا ریب فیہ ولا لبس ولا شک ولا شبہۃ وان کان الامر خلاف ذالک علی فرض المحال فنبذنا کل من ایدینا کالمتاع الردی ومادۃ السعال"

یعنے جو کچھ قرآن کریم کے مشکلات کا مجھے فہم دیا گیا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہوئے ہیں۔ ان سب کو میں نے اس شرط سے قبول کیا ہے کہ وہ صحیح ہیں اور درست ہیں۔ اور حق اور ہدایت کے موافق ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولا گیا ہے کہ میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے اور شریعت کے مطابق ہے۔ اور میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے اور نہ کچھ ملاوٹ اور نہ کوئی شبہ ہے۔ اور اگر فرض محال کے طور پر معاملہ اسکے خلاف ہوتا تو ان سب الہامات کو ردی چیز اور کھانسی کے مادہ کی طرح اپنے ہاتھوں سے پھینک دیتے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مواہب الرحمن میں جو شرط لگائی گئی ہے۔ اس کا خلاف کبھی ممکن نہیں ہے۔ اور آپ کا ہر ایک الہام قرآن شریف کے مطابق ہے۔ اور کوئی الہام بھی قرآن کریم یا شریعت کے مخالف نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود سچے ملہم نہ ہوتے۔ کیونکہ آپ کا ارشاد ہے:۔

"ان القرآن المجید بعد رسول اللہ محفوظ من تحریف المحرفین وخطاء المخطئین ..... ولا یخالفہ الہام الملہمین الصادقین"

یعنی قرآن مجید بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تحریف کرنیوالوں کی تحریف سے اور مخطیوں کی خطا سے محفوظ ہے۔ اور کسی ملہم کا کوئی الہام قرآن کے مخالف نہیں ہے"

اگر مسیح موعود سچے ملہم ہیں تو ضرور ہے کہ مسیح موعود کی اس تحریر کے موافق حضرت کا ہر ایک الہام قرآن کریم کے مطابق ہو۔ اور ان احادیث کے بھی مخالف نہ ہو۔ جو قرآن کے خلاف نہیں ہیں۔ اور اگر حضرت مسیح موعود کو مولوی محمد علی وغیرہ سچا ملہم نہیں مانتے۔ تو ان کا اختیار ہے۔ کہ مسیح موعود کے الہاموں کو قرآن شریف کے مخالف جانکر رد کر دیں۔ اور اسکے مقابلہ میں ضعیف سے ضعیف حدیثوں کو مقدم کرلیں۔ جیسا کہ مولوی محمد احسن امروہی نے اپنے رسالہ حدیث اور الہام مسیح موعود میں لکھا ہے۔ مگر ہمارا مذہب وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرما دیا ہے:۔

"ان وحی الحکم ثمرۃ غضۃ وقد جنی من شجرۃ یقینیۃ فمن لم یقبل وحی الامام الموعود ونبذہ لروایات لیست کالمحسوس المشہود فقد ضل ضلالاً مبیناً ومات میتۃ جاہلیۃ واثر الشک علی الیقین وَرُدَّ من حضرۃ الالوہیۃ" (مواہب الرحمن صفحہ ۶۹)

یعنے مسیح موعود کی وحی ایک تازہ پھل ہے جو یقینی درخت سے چنا گیا ہے۔ جو

شخص امام موعود کی وحی کو غیر یقینی روایات کی وجہ سے قبول نہیں کرتا وہ گمراہ ہے جو خدا کی جناب سے رد کیا گیا ہے اور جاہلیت کی موت سے مریگا۔ کیونکہ اس نے یقین کو چھوڑ کر شک کو اختیار کیا۔"

اگر کوئی شخص مسیح موعود کی تحریر کو نہیں مانتا۔ اور اسوجہ سے ہمارے اس اعتقاد سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ تو ہوا کرے اس کی خاطر ہم مسیح موعود کے فیصلوں کو رد نہیں کر سکتے حکم عدل مسیح موعود کا فیصلہ یہ ہے کہ "حکم اسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے ... اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے ...... جس شخص کو خدا نے کشف اور الہام عطا کیا۔ اور بڑے بڑے نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اور قرآن کے مطابق ایک راہ اس کو دکھلا دی۔ تو پھر وہ بعض ظنی حدیثوں کے لئے اس روشن اور یقینی راہ کو کیوں چھوڑیگا اور کیا اسپر واجب نہیں ہے۔ جو کچھ خدا نے اسکو دیا ہے۔ اسپر عمل کرے۔ ملاحظہ ہو۔ اعجاز احمدی صفحہ ۲۹-۳۰

اس خاص فیصلہ کے علاوہ آپ نے دوسرے عام محدثوں کے لئے بھی یہ قبول فرمایا ہے۔ کہ ظنی حدیثیں ان کی وحی تحدیث کے تابع ہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۹۴ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"اگر ایک محدث جس کو خدا تعالےٰ سے بذریعہ متواتر تعلیمات ایک علم قطعی یقینی ملا ہے۔ قرآن سے اپنی وحی تحدیث کو موافق و مطابق پا کر ان احادیث کو جو اخبار و قصص سے متعلق ہیں اور تعامل کے سلسلہ سے باہر ہیں مقدم سمجھے اور ان ظنی امور کو اس یقین کے تابع کرے۔ جو اس کو ایسے چشمہ فیض سے حاصل ہوا ہے۔ جس سے وحی نبوت ہے۔ تو اس کو یہ حق پہونچتا ہے کیونکہ ظن کو یقین کے تابع کرنا عین معرفت اور سراسر سیرت ایمان ہے۔"

پس مولوی محمد علی اور انکے دوستوں کی سراسر غلطی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے الہامات کو اتنا حقیر جانتے ہیں کہ عام محدثوں کے الہامات کے برابر بھی انکو درجہ نہیں دیتے۔ اور حضرت مسیح موعود کے قطعی اور یقینی الہامات کے مقابلہ میں ضعیف اور ظنی حدیثوں کو ترجیح دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کے بعض الہامات کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم کے مخالف ہوا کرتے تھے۔ جن کو حضرت مسیح موعود کھنگار اور کھانسی کے مادہ کی طرح ردی سمجھ کر پھینک دیا کرتے تھے۔ حالانکہ مولوی محمد علی وغیرہ ایک الہام بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے جسکو حضرت اقدس نے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم سے مخالف پا کر ردی کی طرح پھینک دیا ہو۔ اگر امیر پیام اور اسکے رفیق سچے ہیں تو اس کا ثبوت لائیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود نے کہاں لکھا ہے کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ کے مخالف پا کر کھنگار اور کھانسی کے مادہ کی طرح پھینک دیا کرتا ہوں۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ

خلیفہ خدا بناتا ہے

مدراس کا روزانہ اخبار "قومی رپورٹ" اپنی اشاعت ۲۲ مئی ۱۹۱۹ء میں بعنوان "مشرق میں مطلع سُرخ" لکھتا ہے کہ :۔

"ہم مسلمان ترکوں کی سلطنت کا ماتم نہیں کرتے اگر انکی سیاسی حکومت زائل ہو رہی ہے تو یہ ان کا کام ہے کہ اپنے زوال پر ماتم کریں ہم خود بھی اپنی سلطنت کھو چکے ہیں اور اسلام کی بہت سی قومیں دولت اور حکومت کے آسمان پر سے گر چکی ہیں مگر خلافت کا زوال ترکی قوم یا ترکی سلطنت کا زوال نہیں ہے یہ اسلام کا زوال ہے اور دنیائے اسلام کا زوال ہے اگر ترکوں کی بجائے خلافت صدیوں سے عربوں میں یا حبشیوں میں یا افریقیوں میں ہوتی تو ہم ان کے لئے بھی بے چین ہوتے۔"

لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر ترک مسلمان ہیں اور انکی سلطنت مٹتی ہے تو ہر مسلمان کا فرض ہو کہ ان کے زوال پر افسوس کرے کیونکہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ اس سطور میں قومی رپورٹ کا یہ کہنا کہ ترکوں کے سیاسی زوال پر ترکوں کو ہی ماتم کرنا چاہئے اور مسلمان نہیں کرتے یہ "مسلمان" ہونیکے خلاف ہے۔ لیکن ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے۔ قومی رپورٹ نے جو یہ لکھا ہے کہ مسلمان خلافت کے زوال کیوجہ سے بے چین ہیں اور خلافت کا زوال دراصل اسلام اور دنیائے اسلام کا زوال ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ خلافت جو خدا کی طرف سے ہو اسکو کبھی زوال نہیں ہو سکتا وہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی ہے اگر ترکی خلافت خدا کی طرف سے ہوتی تو ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکتی اور نہ اسکو مٹا سکتی دیکھو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خدا کی طرف سے خلیفہ تھے لیکن تمام عرب کے اختلاف نے اور پھر تیرہ سو برس سے نالہ و شیون کرنیوالوں نے آپکی خلافت حقہ کو کچھ نقصان نہیں پہونچایا اسی طرح فاروق اعظم سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے۔ انکی خلافت صادقہ مقدسہ میں بھی تنزل نہ آسکا۔ پھر حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما خلفاء تھے۔ پس خلافت حقہ کو نہ کوئی دنیاوی طاقت زوال میں لا سکتی ہے اور نہ کسی کو اس منصب پر مقرر کر سکتی ہے اسلئے دنیا نے انکی مخالفت کی۔ مگر وہ خلیفہ ہی رہے۔ اب یہ کہنا اور تمنا رکھنا کہ ترکی سلطان کو ہی مسلمانوں کا خلیفہ تسلیم کیا جائے اور مسلمانوں کو اجازت دیجائے کہ اسکو خلیفہ بنائیں۔ خیال خام اور قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے کہ لیستخلفنھم جس سے ظاہر ہے کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے نہ کوئی ظاہری حکومت خلیفہ بنا سکتی ہے نہ مسلمان بنا سکتے ہیں۔

خدا تعالےٰ نے سچے خلفاء کی نشانی یہ بتائی ہے کہ ان کے ذریعہ دین حق کی تمکین ہوتی ہے۔ اب کیا کوئی مسلمان بتا سکتا ہے کہ اسوقت ترک دین کی تمکین کا باعث ہیں۔ اور سلطان ترکی کے باعث مومنوں کا خوف امن سے بدلا ہے۔ اگر نہیں اور واقعہ میں نہیں تو اسکو خلیفہ بنانے کا کیا مطلب؟ کاش! مسلمان اسپر غور کریں اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مذہبی خوف و خطر کو دور کرنے کے لئے جو خلیفہ بنایا ہوا ہے اسکو تسلیم کریں۔

خواجہ کمال الدین صاحب سے گفتگو

خواجہ صاحب بمبئی آئے اور تقریباً ایک ہفتہ ٹھیرے ان ایام میں یہاں ان کا کوئی لیکچر نہیں ہوا۔ باوجود اسکے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے مشن کو اب چندہ کی ضرورت نہیں ہے ان چند دنوں میں بھی پرائیویٹ طور پر کچھ چندہ کی تحریک کی مجھے معلوم نہیں کچھ وصول ہوا یا نہیں۔ خواجہ صاحب بظاہر بیمار معلوم نہیں ہوتے لیکن کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوں۔ ڈاکٹر نے (؟) کہا ہے کہ چونکہ تم بیمار ہو اسلئے تم کو سب کام چھوڑ کر الگ بیٹھنا چاہیئے ۔

خواجہ صاحب سے اس حالت میں جبکہ وہ کہے جاتے ہوں کہ میں بیمار ہوں باتیں کرنا خصوصاً سلسلہ کے اندرونی اختلافات پر مفصل بحث کرنا تو مشکل تھا۔ تاہم ان ایام میں عاجز ان سے دو بار ملا۔ اور سلسلہ کے اندرونی اختلافات پر کچھ بے ترتیب سی باتیں ہوئیں وجہ یہ کہ جب کبھی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوتا تو تھوڑی ہی دیر کے بعد خواجہ صاحب کے سر کی رگیں کھچنے لگتیں اسلئے مجبوراً گفتگو کو روکنا پڑتا تھا یا کوئی خواجہ صاحب سے ملنے کیلئے آجاتا۔ تو سلسلہ گفتگو ترک کر کے خواجہ صاحب اس سے باتیں شروع کر دیتے تو چونکہ خواجہ صاحب سے برابر مسلسل باتیں نہیں ہو سکیں۔ اسلئے میں یہ سمجھنے سے بالکل قاصر رہا کہ خواجہ صاحب کا حقیقی عقیدہ سلسلہ کے اختلافات کے متعلق کیا ہے خواجہ صاحب نے کسی امر کا نہ تو علانیہ اقرار کیا نہ انکار۔ اسلئے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ خواجہ صاحب لاہوری لوگوں کے ساتھ ہیں بھی اور نہیں بھی۔ چنانچہ بعض موقعہ پر خواجہ صاحب نے یہ کہہ بھی دیا کہ لاہوری جماعت بھی غلطی پر ہے۔ اور قادیانی بھی۔ دوران گفتگو میں خواجہ صاحب نے جو عجیب اور نئی باتیں کیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

(۱) حضرت مفتی صاحب اور قاضی عبد اللہ صاحب کی ولایت کی تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] قاضی صاحب کی کسیقدر تعریف کی لیکن مفتی صاحب پر بہت رنجش کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ لنڈن میں کسی شخص کو نبی منوا لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے وہاں تو عام طور پر بڑے لوگوں کو نبی کہ دیتے ہیں چنانچہ مجھکو بھی بعض پیغمبر اور نبی کہتے ہیں۔ پس اگر مفتی صاحب نے مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار چند لوگوں سے کرا لیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے یہ کہتے ہوئے خواجہ صاحب شائد "سم" کے لفظ کو بھول گئے تھے اور محض جناب مفتی صاحب کی عداوت کی وجہ سے وہی کام جو ان کے نزدیک سم قاتل تھا معمولی چیز ہو گیا ۔

(۲) اس بات کے جواب میں کہ پھر آپ خود ہی لنڈن میں حضرت اقدس کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ خواجہ صاحب نے دو جواب دیئے۔ اوّل یہ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے مجھے کہا تھا۔ کہ تم لنڈن میں صرف لا الٰہ الا اللہ منوا دو لیکن ہم نے تو اسکے ساتھ محمد رسول اللہ بھی منوا دیا ۔

دوسرا یہ کہ لنڈن میں مرزا صاحب کو کیا پیش کریں انکے پیش کرنیکا تو مطلب یہ ہے کہ انکی پیشگوئیاں پیش کریں۔ لیکن لنڈن .. کے لوگوں میں ایسی باتوں کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔ میں نے کہا انبیاء کی پیشگوئیوں اور غیر انبیاء کی پیشگوئیوں میں جو کھلا کھلا فرق ہے کیا آپ کو معلوم نہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا مجھے معلوم ہے مگر انکا پیش کرنا ہم اسوقت مناسب نہیں سمجھتے ہیں ۔

میں نے کہا کہ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پیش کرتے ہیں اور کس طرح پیش کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم تو حضرت محمد صاحب کو بھی خصوصیت کے ساتھ نہیں پیش کرتے ہیں اسلام کسی کی خصوصیت کا قائل نہیں یونہی دوران ذکر میں پیش کر دیتے ہیں۔ پس جبکہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خصوصیت کے ساتھ نہیں پیش کرتے ہیں تو مرزا صاحب کو کیا پیش کریں ۔

خواجہ صاحب کے اس بیان سے عاجز اس نتیجہ پر پہنچا کہ یا تو خواجہ صاحب کو حضرت اقدس کی پیشگوئیوں پر حقیقی ایمان نہیں یا اگر ایمان ہے تو انبیاء اور غیر انبیاء کی پیشگوئیوں میں جو فرق ہے اس کا علم نہیں یا اگر علم رکھتے ہیں تو اس کے پیش کرنے کی جرأت نہیں کرتے یا یہ کہ لنڈن کے پیشگوئیاں کرنے والوں سے خواجہ صاحب اسقدر مرعوب ہو گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو بھی پیش کرنے سے رکتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ حی و قیوم خدا کی ہستی کو خواجہ صاحب کس طرح منواتے ہیں۔ خواجہ صاحب چونکہ خود زیادہ لمبی تقریر کرتے تھے اور ہمیں سوال کرنیکا کم موقعہ عنایت کیا کرتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ خواجہ صاحب تقریر کے دوران میں خود ہی اپنی پہلی باتوں کی تردید کر دیا کرتے تھے ۔

(۳) صدر انجمن احمدیہ اور اس کے رجسٹری شدہ قواعد کے متعلق باتیں ہوئیں تو خواجہ صاحب نے صاف صاف اقرار کیا کہ یہ مسودہ میرا تھا اور مضمون بھی ہمارا ہی تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف دستخط کیئے تھے اور ہم نے قصداً عمداً اپنی ساری قانونی قابلیتوں کو خرچ کر کے وہ مسودہ بنایا تھا اور اسی لئے بنایا تھا کہ انجمن ہی سب کچھ ہو اور بعد کو گدی کا سلسلہ نہ چلے ۔

(۴) اس بات کے پوچھنے پر کہ آپ نے خلافت کا کیوں انکار کیا حالانکہ آپ خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے متعلق یہ اعلان انجمن کی طرف سے شائع کر چکے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا حکم جماعت کے لئے ویسے ہی قابل قبول ہوگا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ اور اسی اعلان میں آپ نے جماعت کے لوگوں کو حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت کرنے کیلئے کہا ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ یہ اعلان آپ ہی کی طرف سے شائع ہوا ہے ۔

خواجہ صاحب نے اسکے جواب میں کہا کہ ہم تو پہلے ہی چاہتے تھے کہ میاں صاحب خلیفہ ہوں لیکن میاں صاحب نے خود ہی لوگوں کے کہنے سے اس سے انکار کر دیا تھا ۔

پھر میں نے کہا کہ اب آپ حضرت میاں صاحب کو خلیفہ کیوں نہیں مانتے ہیں اس کا جواب خواجہ صاحب نے یہ دیا کہ ہم پھر آپ سے باتیں کرینگے اسوقت پھر دورہ ہو گیا ہے اور سر کی رگیں کھچنے لگی ہیں ۔

(۵) مسئلہ نبوت پر ذکر کرتے ہوئے خواجہ صاحب نے

کہا کہ قادیان اور لاہور کی جماعت میں صرف لفظی جھگڑا ہے۔ میاں صاحب نے حقیقۃ النبوۃ میں جن معنوں میں حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبوت کے لئے شریعت جدیدہ لازمی اور ضروری نہیں بلکہ نبوت کے مفہوم میں پیشگوئی داخل ہے۔ پس حقیقۃ النبوۃ کے اندر جن معنوں میں میاں صاحب نے حضرت مرزا صاحبؑ کو نبی کہا ہے ہم حضرت صاحب کو ایسا ہی نبی مانتے ہیں۔

مولوی محمدؐ علی صاحب کی النبوۃ فی الاسلام کے متعلق خواجہ صاحب نے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ نبوت کے لئے شریعت جدیدہ لازمی ہے اور اسقدر بڑی ضخیم کتاب میں لے دے کر صرف یہ ایک مایۂ ناز دلیل پیش کی ہے۔ یا بنی اٰدم اما یاتینکم منی ھدًی الخ۔ اور ھدًی کے معنی شریعت کئے ہیں۔

خواجہ صاحب نے مولوی محمدؐ علی صاحب کی کتاب النبوۃ فی الاسلام اور انکی دلیل کو صاف لفظوں میں باطل تو نہیں کہا لیکن مذکورہ باتیں انہوں نے ایسے ڈھن میں کہیں جن کا مفہوم یہی تھا۔ اسوقت ہمارے دوست سیٹھ اسمٰعیل صاحب اور شاہ محمد خانصاحب بھی موجود تھے خواجہ صاحب نے دوران گفتگو میں ایک عجیب بات کہی ... ... انہوں نے کہا ایمان کے معنی میں عمل کا مفہوم داخل ہے اور جب تک عمل نہ ہو ایمان کا صحیح مفہوم ادا نہیں ہو سکتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ چونکہ ایمان کے اندر عمل داخل ہے اور عمل کے لئے شریعت کے احکام ضروری ہیں اسلئے جس پر ایمان لانا ضروری ہے اور جس پر ایمان نہ لانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے وہ صاحب شریعت نبی ہے۔ خواجہ صاحب کی اس علمی نکتہ زادی کو سنکر "سحرٌ مبین" والی بات یاد آگئی کہ چونکہ حضرت مرزا صاحبؑ کو کسی نے جادوگر نہیں کہا اسلئے آپ وہ رسول۔ یا احمد نہیں ہیں۔ جن کی خبر یاتی من بعدی اسمہ احمد میں دی گئی ہے۔

میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ ایمان کا عرفان تو آپ نے بتادیا شریعت کی تعریف بھی بتادیں۔ لیکن خواجہ صاحب نے ہماری بات پر توجہ نہ کی۔ تو پھر میں نے کہا کہ خدا پر ایمان لانے کیلئے کیا کوئی الگ شریعت ہے خواجہ صاحب نے فرمایا ... ... تخلقوا باخلاق اللہ۔ پھر میں نے کہا کہ مسیح موعودؑ اور مجدد پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے۔ اور عیسیٰ موسیٰ و دیگر انبیاء۔ ملائکہ۔ دوزخ۔ جنت۔ قیامت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے۔ خواجہ صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کہا گیا۔ کہ دورہ کا زور ہو گیا ہے۔ سر کی رگیں پھر کھچنے لگی ہیں۔ ہمارے دوست شاہ محمد خان صاحب نے ان کے سر میں تیل کی مالش شروع کر دی خواجہ صاحب لیٹ گئے اور میں اس امید پر بیٹھا رہا کہ افاقہ ہو تو پھر پوچھوں بلکہ خلافت کے مسئلہ پر بھی اور کچھ بات چیت کروں۔ اتنے میں ایک شخص خواجہ صاحب سے ملنے کے لئے آ گئے۔ خواجہ صاحب اُٹھ بیٹھے اور بہت دیر تک انکے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ شکر تھا کہ اس عرصہ میں کوئی دورہ نہ ہوا اور نہ سر کی رگیں کھچیں بلکہ طبیعت باوجود زیادہ باتیں کرنے کے خوب بشاشش ہوتی گئی چونکہ اتوار کا روز تھا احمدیہ ہال میں ہمارے لیکچر کا وقت تھا اسلئے میں چلا آیا۔

خواجہ صاحب میں ایک یہ بات بھی پائی گئی کہ وہ قادیان کی جماعت کو اور لاہور کے لوگوں کو ایک نگاہ سے دیکھتے ہیں اولاً تو کسی غیر احمدی کے سامنے سلسلہ احمدیہ کا ذکر ہی نہیں کرتے ہیں اور اگر کرتے ہیں تو صرف یہی نہیں کہتے ہیں کہ قادیان کی جماعت غلطی پر ہے بلکہ کہتے ہیں کہ لاہور والے بھی غلطی پر ہیں یعنی دونو غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے اس ملنے والے معزز غیر احمدی کو میرے سامنے کہا۔

خواجہ صاحب کا میں ایک رنگ میں مشکور ہوں اور ایک رنگ میں شاکی۔ مشکور تو اس رنگ میں کہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کے نام اور ذکر کے وقت انہوں نے ضبط سے کام لیا اور میرے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کوئی نا ملائم الفاظ استعمال نہ کئے اور شاکی ... اس رنگ میں ہوں کہ حضرت مفتی صاحب کا ذکر آنے کے وقت خواجہ صاحب نے ضبط سے کام نہ لیا۔ بلکہ آپے سے باہر ہو گئے۔ حکیم خلیل احمد از بمبئی

بیاہ شادی کے متعلق اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شادی بیاہ کے متعلق کام ناظر امور عامہ کے سپرد کر دیا ہے اور اس قسم کے جسقدر خطوط حضرت کے حضور پہنچتے ہیں۔ وہ دفتر امور عامہ میں افسر ڈاک بھیجتے ہیں اس لئے ان تمام احباب کی اطلاع کے لئے جو اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور خطوط روانہ کر چکے ہیں۔ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر امور عامہ میں اسی غرض کے لئے ایک باقاعدہ رجسٹر کھولا گیا ہے جس میں لڑکیوں کے الگ اور لڑکوں کے جدا نام درج کئے جاتے ہیں۔ آج تک جو خطوط آ چکے ہیں۔ وہ درج ہو چکے ہیں۔ اب ناظر امور عامہ اس معاملہ میں جو طریق اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اس کی کسی قدر تصریح نیچے کی جاتی ہے۔

شادیوں کے معاملات میں سب سے اہم اور نازک معاملہ لڑکیوں کے لئے بَر کی تلاش ہے۔ اس لئے اس خصوص میں جو صاحب اپنی لڑکیوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو کلی اختیار دیں گے اُن کے معاملات حضرت خلیفۃ المسیح کی تجویز سے طے ہونگے ✽

اور جو لوگ بطور تلاش بَر کے خطوط لکھتے ہیں اُن کے لئے دفتر امور عامہ کا صرف اسقدر کام ہو گا کہ ایسے احباب کو حاجتمندوں سے روشناس کرا دے اور وہ باہم معاملہ طے کر لیں۔ اس صورت میں خط و کتابت بتوسل دفتر ناظر امور عامہ ہوگی۔ چونکہ اس قسم کے معاملات میں خط و کتابت کا ایک لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص جو شادی کے لئے درخواست بھیجے۔ وہ اخراجات خط و کتابت کے لئے آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھی ساتھ بھیجدے۔ اور اس معاملہ میں آئندہ تمام خط و کتابت ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ سے ہونی چاہیئے۔

جن احباب کے خطوط کا اب تک کوئی جواب نہیں

دیا گیا سو وہ یاد دہانی کر کے جواب حاصل کر سکتے ہیں

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان

فوجی بھرتی کی تحریک

۱- مولوی مبارک علی صاحب بی - اے چٹاگانگ بنگال اپنے برادر خورد ولایت علی کو فوجی خدمت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

۲- چودہری ابو الہاشم خان صاحب ایم - اے بنگال اپنے برادر خورد ابو الحسن خان صاحب کو فوجی خدمت کے لئے حضرت کے حضور پیش کرتے ہیں

۳- میر سکندر علی صاحب ضلع ٹپارہ بنگال اپنے بیٹے میر عثمان علی صاحب کو حضرت کے ارشاد کے ماتحت فوجی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں -

۴- برادرم بشیر حیات صاحب . . . . حافظ آباد سے لکھتے ہیں کہ ،، وہ کمپنی جو حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت بنی ہو - اور جس میں حضور کے عزیز بھائی مرزا بشیر احمد صاحب اور شریف احمد صاحب شامل ہو گئے ہوں - اسمیں اگر میرا سر بھی کٹ جائے اور وطن سے بے وطن ہونا پڑے - تو میں اپنے آپکو ایک نہایت خوش قسمت انسان خیال کروں گا - میری جان حضرت کے ارشاد کے ماتحت سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ خرچ ہونے کے لئے حاضر ہے -

فتح محمد سیال

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

اس عنوان سے ۳ - مئی کے اخبار میں جو مضمون شائع ہوا تھا - اسے انجمن احمدیہ میرٹھ نے غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوایا ہے - جو صاحب چاہیں سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ میرٹھ کے پتہ سے محصولڈاک بھیجکر مفت منگوا سکتے ہیں *

اشتہار

تشحیذ جلد اوّل کی ضرورت

دفتر تالیف و اشاعت کے لئے تشحیذ الاذہان جلد اول اور جلد ۱۰ کے پرچہ نمبر ۹ کی سخت ضرورت ہے - جو صاحب مرحمت فرماویں گے - ان کا خاص طور پر شکریہ کرنے کے علاوہ اگر وہ چاہیں گے - تو مناسب معاوضہ بھی پیش کیا جائے گا - جو صاحب اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تیار ہوں - وہ جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت قادیان کو اطلاع دیدیں *

لنگر خانہ کیلئے ضرورت

چونکہ لنگر خانہ میں لائق باورچی اور خادم مہمان خانہ کی جو کچھ تعلیم یافتہ بھی ہو - یعنی مڈل یا پرائمری پاس ہو - سخت ضرورت ہے - لہٰذا جو مہاجرت قادیان آنا چاہیں ، انکے لئے موقع ہے - وہ اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر بھیجدیں *

افسر لنگر خانہ - قادیان

حب اکسیر جنین ۱۲/۴

یہ گولیاں مولانا نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب المجرب ہیں جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے - جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جاتے تھے یا بچے پیدا ہونے کے بعد کچھ دن زندہ رہ کر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے اب وہ سب گھران گولیوں کے استعمال سے بھرے ہوئے ہیں - قیمت فی تولہ عہ

قطام جان عبد الرحمٰن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

(اشتہار زیر آرڈر ۲۰ قاعدہ ۵)

باجلاس جناب مرزا عبد اللطیف خان صاحب ایڈیشنل منصف صاحب درجہ دوم پشاور

دعویٰ دخلیابی زمین سفید ایک ٹکڑہ معہ جملہ حقوق متعلقہ اس واقعہ بقبضہ رحمت اللہ خان -

بذریعہ حق شفع بادائے مال

کلا محمد ولد سبتی سکنہ محلہ خرد یا شہر پشاور	بنام	سماۃ چندو بیوہ سلطان سکنہ چھاؤنی کراچی بندر مودیخانہ بالغہ بذریعہ حسین بخش مختار خاص و حاجی سبتی ولد احمد خان سکنہ محلہ گاڈی خانہ مستری مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم عمداً سمن کی تعمیل سے گریز کرتے ہیں - اور روپوش رہتے ہیں - اب عدالت میں تاریخ پیشی ۱۵ ۷/۱۹ کو مقرر ہوئی ہے - لہٰذا مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا کے مطلع کیا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہم اصالتاً یا بذریعہ وکیل یا مختار خاص کے حاضر عدالت ہو کر اپنے مقدمہ کی پیروی اور جوابدہی کریں - ورنہ بصورت عدم حاضری مدعا علیہم کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی - آج بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا - ۲۹ ۶/۱۹

دستخط منصف صاحب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ اور ست سلاجیت

ممیرے کی تصدیق - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انکے خلیفہ اول نے کی - اور سرمہ کی ترکیب انہوں نے ہی بتلائی ہے - اور فرمایا " برائے امراض چشم بسیار مفید است " ممیرے کی قیمت فی تولہ عہ اور سرمہ فی تولہ عار

ست سلاجیت - فی تولہ عہ - مقوی اعضائے رئیسہ - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر دق و شیخوخیت - قاتل کرم شکم - سفت سنگ گردہ اور درد مفاصل کے لئے مجرب ہے -

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

(باہتمام ... الرحمٰن قادیانی پرنٹر ... الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)